اللہ تعالیٰ پر ایمان

کسی بات پر پکے یقین، دل سے تصدیق، زبان سے اقرار اور جسم سے اس کے مدلول پر عمل کو ایمان کہا جاتا ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن الصابونی رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۹ھ) نے فرمایا: ''ومن مذھب أھل الحدیث :

أن الإیمان قول وعمل و معرفة ، یزید بالطاعة و ینقص بالمعصیة''

اور اہلِ حدیث کے مذہب میں سے ہے کہ ایمان قول، عمل اور معرفت ہے، اطاعت سے زیادہ ہوتا ہے اور نافرمانی سے کم ہوتا ہے۔

(عقیدۃ السلف واصحاب الحدیث ص ۲۶۴، دوسرا نسخہ بتحقیق بدرالبدر ص ۶۷ فقرہ: ۱۰۴، تیسرا نسخہ ص ۴۰)

امام ابوعثمان الصابونی سے پہلے امام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ) نے فرمایا: ایمان دل سے تصدیق، زبان سے اقرار اور جسمانی اعضاء کے ساتھ عمل ہے اور جب تک یہ تین چیزیں جمع نہ ہوں مومن نہیں بن سکتا۔

(کتاب الشریعہ ص ۱۱۹، دوسرا نسخہ ص ۱۲۰، تیسرا نسخہ ج ۲ ص ۶۱۱)

امام مالک بن انس، معمر بن راشد، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ وغیرہم نے کہا: ایمان قول اور عمل ہے، زیادہ اور کم ہوتا ہے۔ (کتاب الشریعۃ للآجری ص ۱۳۲ ح ۲۶۱ وسندہ حسن)

امام شافعی بھی اس کے قائل تھے کہ ایمان قول و عمل ہے، زیادہ اور کم ہوتا ہے۔ (دیکھئے آداب الشافعی ومناقبہ لابن ابی حاتم ص ۱۴۷، وسندہ صحیح، الاعتقاد للبیہقی نسخہ محققہ ص ۲۳۳ وسندہ حسن، فیہ أبوالحسن یوسف بن عبدالاحد بن سفیان القمنی المصری، قال الذہبی: ''ولا أعلم به بأساً'' تاریخ الاسلام ۲۳/۵۰۶)

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ایمان قول و عمل ہے، زیادہ اور کم ہوتا ہے۔

(مسائل الامام احمد روایۃ ابی داود ص ۲۷۲، الشریعۃ للآجری ص ۱۳۲ ح ۲۶۲ وسندہ صحیح)

یہی قول عام علمائے اہلِ سنت سے ثابت ہے اور اس کے خلاف علمائے اہلِ سنت سے کچھ

بھی ثابت نہیں، بلکہ امام وکیع بن الجراح بن ملیح (متوفی ۱۹۷ھ) رحمہ اللہ نے فرمایا:

”**أهل السنة يقولون :الإيمان قول وعمل، والمرجئة يقولون :الإيمان قول، والجهمية يقولون :الإيمان المعرفة**“ اہلِ سنت کہتے ہیں: ایمان قول وعمل ہے، مرجیہ کہتے ہیں: ایمان قول ہے، اور جہمیہ کہتے ہیں: ایمان معرفت ہے۔

(الشریعہ ص ۱۳۱ ح ۲۵۹ وسندہ صحیح)

امام محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۳ھ) نے اپنے استاذ امام وکیع بن الجراح سے نقل کیا: اہلِ سنت کہتے ہیں: ایمان قول وعمل ہے، مرجیہ کہتے ہیں: ایمان قول بلاعمل ہے اور جہمیہ کہتے ہیں: ایمان (دل کی) معرفت ہے۔

(کتاب الإیمان لابن ابی عمر العدنی: ۲۹ وسندہ صحیح)

امام حسن بصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۰ھ) نے فرمایا: ایمان قول ہے اور عمل کے بغیر قول نہیں ہوتا اور نہ قول وعمل نیت کے بغیر ہوتے ہیں، قول، عمل اور نیت (تینوں) سنت کے بغیر نہیں ہوتے۔ (الشریعہ ص ۱۳۱ ح ۲۵۸ وسندہ حسن لذاتہ)

سیدنا عمیر بن حبیب الانصاری رضی اللہ عنہ (صحابی) نے فرمایا: ”**الإيمان يزيد وينقص**“ ایمان زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۱/۱۳ ح ۳۰۳۱۸ وسندہ حسن، نیز دیکھئے مسائل الامام الصدوق محمد بن عثمان ابن ابی شیبہ: ۲۵ بتحقیقی)

سلف صالحین کے بہت سے آثار ہیں جن سے صاف ثابت ہے کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے، کم ہوتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے۔ ان کے مقابلے میں عمر بن محمد بن احمد بن لقمان النسفی الماتریدی (م ۵۳۷ھ) نے کہا: ”**والإيمان لا يزيد ولا ينقص...**“

اور ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے...

(شرح العقائد النسفیہ ص ۹۴، دوسرا نسخہ ص ۲۹۵، سراج العقائد ص ۳۰۶، بیان الفوائد حصہ دوم ص ۱۵۶، جواہر الفرائد ص ۵۱۴، شرح عقائد نسفی ۲۳۴، متن العقائد النسفیہ ص ۴۱۱، دوسرا نسخہ ص ۳۹)

امام احمد بن حنبل نے ایسے لوگوں کو مرجیہ میں سے قرار دیا جو ”ایمان قول وعمل ہے“

کے قائل نہیں ہیں۔ (السنۃ للخلال: ۹۶۳ وسندہ صحیح)

امام اوزاعی رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۷ھ) نے فرمایا: جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ ایمان زیادہ اور کم نہیں ہوتا، وہ شخص بدعتی ہے، اس سے بچو۔

(جزء رفع الیدین للبخاری: ۱۰۸، وسندہ حسن، الشریعۃ للآجری ص ۱۱۷ ح ۲۴۴)

امام ابو حاتم الرازی اور امام ابوزرعہ الرازی دونوں نے فرمایا: ہم نے حجاز، عراق، مصر، شام اور یمن کے تمام شہروں میں علماء کو اس مذہب پر پایا کہ ایمان قول و عمل ہے، زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے۔ (اصول الدین: ۱، میری کتاب: تحقیقی مقالات ۲/ ۱۸)

آیات مبارکہ: اس تمہید کے بعد چند آیات مبارکہ پیشِ خدمت ہیں:

۱: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ﴾ اور خوش خبری دے دو اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، بے شک ان کے لئے (جنت کے) ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ (البقرہ: ۲۵)

اس آیت کے آخر میں فرمایا: ﴿ وَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرہ: ۲۵)

۲: اور فرمایا: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾

بے شک جو لوگ ایمان لائے، نیک اعمال کئے، نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کی ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے، نہ انھیں خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا۔ (البقرہ: ۲۷۷)

۳: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ہم عنقریب انھیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ (النساء: ۵۷)

۴: نیز فرمایا: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، ان کے لئے مغفرت (بخشش) اور اجر عظیم ہے۔ (المائدہ:۹)

۵: اور فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، ان کے لئے نعمتوں والے باغات ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ عزیز حکیم ہے۔ (لقمٰن:۸۔۹)

۶: فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ بے شک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ ثابت قدم رہے تو انھیں نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا۔ یہ لوگ جنت والے ہیں، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ اعمال کرتے تھے۔ (الاحقاف:۱۳۔۱۴)

۷: اور فرمایا: ﴿وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے اور وہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے، وہ (اللہ) ان کی غلطیاں معاف کردے گا اور ان کی حالت کو بہتر بنادے گا۔ (محمد:۲)

۸: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک اعمال کرے، وہ اس کی خطائیں معاف کردے گا اور اس جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔ (التغابن:۹)

۹: نیز فرمایا: ﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ﴾

سن لو! بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا، جو ایمان لائے اور تقوی پر عمل پیرا تھے، ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت (دونوں میں) خوش خبری ہے۔ (یونس: ۶۲۔۶۴)

۱۰: اور فرمایا: ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ﴾

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، یہی لوگ مخلوقات میں سب سے بہتر جماعت ہے، ان کے رب کے پاس ان کا بدلہ عدن کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البینۃ: ۷۔۸)

احادیث صحیحہ: ایمان کے بارے میں دس احادیث صحیحہ پیشِ خدمت ہیں:

۱: **عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: ((الإيمان بضع و سبعون أو بضع وستون شعبة، فأفضلها قول لا إله إلا الله و أدناها إماطة الأذى عن الطريق والحياء شعبة من الإيمان.))** ایمان کے ستر سے یا ساٹھ سے زیادہ درجے ہیں، ان میں سب سے افضل: لا الہ الا اللہ ہے اور سب سے کم تر: راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا ایمان کا ایک درجہ ہے۔ (صحیح مسلم: ۳۵، ترقیم دار السلام: ۱۵۳)

۲: **عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: ((لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده و ولده و الناس أجمعين.))**

تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے والد، اپنے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت کرے۔ (صحیح بخاری: ۱۵، صحیح مسلم: ۴۴، دار السلام: ۱۶۹)

۳: **عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ سئل: أي العمل أفضل؟ قال: ((إيمان بالله ورسوله)) قيل: ثم ماذا؟ قال: ((الجهاد في سبيل الله.)) قيل: ثم ماذا؟ قال: ((حج مبرور.))** رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل

سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان، پوچھا گیا: پھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد۔ پوچھا گیا: پھر کیا ہے؟
آپ نے فرمایا: مقبول حج۔ (صحیح البخاری: ۲۶، صحیح مسلم: ۸۳، دار السلام: ۲۴۸)

۴: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس (قبیلے) کے وفد سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **((شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدًا رسول الله و إقام الصلوة و ايتاء الزكوة وصيام رمضان وأن تعطوا من المغنم الخمس ...))**

لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے (رکھنا) اور یہ کہ تم مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ (بیت المال میں) دے دو...
(صحیح بخاری: ۵۳: صحیح مسلم: ۱۷، دار السلام: ۱۱۵)

۵: سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((من رأى منكم منكرًا فليغيّره بيده ،فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الإيمان .)) اگر تم میں سے کوئی منکر (بُرائی) دیکھے تو اپنے ہاتھ سے اسے بدل دے، اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے (منع کرے) پھر اگر وہ اس کی طاقت بھی نہ رکھے تو دل سے (بُرا سمجھے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔
(صحیح مسلم: ۴۹، دار السلام: ۱۷۷)

٦: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((مامن نبي بعثه الله في أمة قبلي إلا كان له من أمته حواريون و أصحاب يأخذون بسنته ويقتدون بأمره ،ثم إنها تخلف من بعد هم خلوف، يقولون مالا يفعلون ويفعلون مالا يؤمرون فمن جاهد هم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك

من الإيمان حبة خردل .)) اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جو بھی نبی جس امت میں بھیجا تو اس کی امت میں اس کے حواری اور صحابہ ہوتے تھے جو اس کی سنت پر عمل کرتے اور اس کے احکامات کی پیروی کرتے ، پھر ان کے بعد ایسے اخلاف ہوئے جو کہتے وہ کرتے نہیں تھے اور وہ کرتے جس کا انھیں حکم نہیں دیا گیا تھا، پس جس نے ان کے خلاف اپنے ہاتھ سے جہاد کیا تو وہ مومن ہے اور جس نے اپنی زبان سے جہاد کیا تو وہ مومن ہے اور جس نے اپنے دل کے ساتھ جہاد کیا تو وہ مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانے جتنا ایمان بھی نہیں ہے۔ (صحیح مسلم: ۵۰، دارالسلام: ۱۷۹)

۷: سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من أحب للّٰه و أبغض للّٰه و أعطى للّٰه و منع للّٰه فقد استكمل الإيمان .))

جو اللہ کے لئے محبت کرے، اللہ کے لئے بغض رکھے، اللہ کے لئے (مال و دولت) دے اور اللہ کے لئے روک لے تو اس کا ایمان مکمل ہے۔ (سنن ابی داود: ۴۶۸۱ وسندہ حسن)

۸: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((والذي نفس محمد بيده ! لايسمع بي أحد من هذه الأمة يهودي و لا نصراني ثم يموت ولم يؤمن بالذي أرسلت به إلا كان من أصحاب النار .))

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے ! اس امت (امتِ دعوت) میں سے جو بھی میرے بارے میں سن لے، چاہے یہودی ہو یا نصرانی (عیسائی) پھر مرنے سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے جو (دین) مجھے دے کر بھیجا گیا ہے تو وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ (صحیح مسلم: ۱۵۳، ترقیم دارالسلام: ۳۸۶)

۹: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا يدخل النار أحد في قلبه مثقال حبة خردل من إيمان و لا يدخل الجنة أحد في قلبه مثقال حبة خردل من كبرياء .)) کوئی شخص جہنم میں (ہمیشہ کے لئے) داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہے اور کوئی شخص جنت میں داخل

نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے برابر تکبر ہے۔ (صحیح مسلم: ۹۱، دارالسلام: ۲٦٦)

۱۰: سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غار (ثور) میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا کہ میں نے مشرکین (کفارِ مکہ) کے نشانات دیکھ لئے تو کہا: یارسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی اپنا قدم اٹھائے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا:

((ما ظنك باثنين اللّٰه ثالثهما؟)) تمھارا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا (ساتھی) اللہ ہے؟ (صحیح بخاری: ۴٦٦۳)

پوری کائنات میں ایمان کے سب سے اعلیٰ درجے پر رسول اللہ ﷺ ہیں، پھر انبیاء ورسل اور صحابہ کرام ہیں۔

ایک دفعہ ایک اعرابی (غالباً غورث بن الحارث) نے رسول اللہ ﷺ پر تلوار تان کر پوچھا: مجھ سے تجھے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے (انتہائی اطمینان سے) فرمایا: اللہ! تو اس اعرابی کے ہاتھ سے تلوار (زمین) پر گر گئی۔

(مسند احمد ۳/ ۳۹۰ ح ۱۵۱۹۰، صحیح ابن حبان، الاحسان: ۲۸۷۲ دوسرا نسخہ: ۲۸۸۳ وھو حدیث صحیح)

یہ قصہ اختصار کے ساتھ صحیح بخاری (۲۹۱۰) اور صحیح مسلم (۸۴۳) میں بھی موجود ہے۔

غورث بن الحارث الاعرابی نے واپس جا کر اپنی قوم سے کہا تھا:

''میں اس کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے بہتر ہے۔'' یہ اس بات کی دلیل تھی کہ غورث بعد میں مسلمان ہوگئے تھے اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حافظ ذہبی نے انھیں صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ (دیکھئے تجرید اسماء الصحابہ ج ۲ ص ۳)

آثار: آیات مبارکہ اور احادیث صحیحہ کے بعد چند آثار پیش خدمت ہیں:

۱: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت میں عمرو بن اقیس کا کسی کے ذمہ سود بقایا تھا، لہٰذا انھوں نے سود وصول کرنے سے پہلے اسلام لانا پسند نہیں کیا، پھر غزوہ احد کا دن آ گیا تو عمرو نے کہا: میرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ کہا گیا کہ وہ احد میں ہیں۔ اس نے کہا: فلاں کہاں ہے؟ کہا: وہ احد میں ہے، تو عمرو بن اقیس نے اپنے ہتھیار پہن لئے اور اپنے

گھوڑے پر سوار ہو کر احد کی طرف چلے، جب مسلمانوں نے انھیں دیکھا تو کہا: اے عمرو! ہم سے دور رہو۔ انھوں نے جواب دیا: میں ایمان لا چکا ہوں۔ پھر انھوں نے جہاد کیا حتی کہ زخمی ہو کر گھر لائے گئے پھر (سیدنا) سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) نے ان کی بہن سے کہا: ان سے پوچھو، کیا انھوں نے اپنی قوم کی حمایت اور قومی غصے کے لئے جنگ کی ہے یا اللہ کے لئے؟ عمرو بن اقیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے دفاع کرتے ہوئے جنگ کی ہے، پھر وہ شہید ہوئے اور جنت میں داخل ہو گئے، حالانکہ انھوں نے کوئی نماز نہیں پڑھی تھی۔

(سنن ابی داود: ۲۵۳۷ وسندہ حسن، وصححہ الحاکم علی شرط مسلم ۲/ ۱۱۳ ووافقہ الذہبی وحسنہ الحافظ فی الاصابہ)

۲: عبداللہ بن فیروز الدیلمی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے (سیدنا) ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) سے ملاقات کی تو کہا: اے ابو المنذر! میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کوئی چیز کھٹک گئی ہے، لہٰذا مجھے کوئی حدیث سنائیں، ہو سکتا ہے کہ میرے دل سے شک وشبہ دور ہو جائے۔ انھوں (سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین والوں کو عذاب دینا چاہے اور عذاب دے تو وہ ظالم نہیں ہوگا اور اگر وہ رحم کرے تو اس کی رحمت ان لوگوں کے اعمال سے بہتر ہے۔ اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کے راستے میں خرچ کر دو تو اللہ اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک تم تقدیر پر ایمان نہ لے آؤ اور یہ نہ سمجھ لو کہ جو مصیبت تمھیں پہنچی ہے وہ کسی حالت میں بھی رک نہیں سکتی تھی اور جس مصیبت سے بچ گئے ہو وہ کسی حالت میں بھی تمہیں پہنچ نہیں سکتی تھی، اگر تم اس کے بغیر کسی دوسرے عقیدے پر مر گئے تو جہنم میں داخل ہو گے۔ عبداللہ بن فیروز الدیلمی نے کہا: پھر میں نے عبداللہ بن مسعود اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے بھی اسی طرح کہا اور زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) نے یہی بات مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بیان کی۔

(سنن ابی داود: ۴۶۹۹، مسند احمد ۵/ ۱۸۲۔ ۱۸۳ ح ۲۱۵۸۹ وسندہ صحیح، وصححہ ابن حبان، الموارد: ۱۸۱۷)

۳: سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''المومن یطبع

علی الخلال کلھا إلا الخیانة و الکذب .'' مومن کی طبیعت میں ہر عادت ہوسکتی ہے لیکن خیانت اور جھوٹ نہیں ہوسکتا۔ (الایمان لابن ابی شیبہ: ۸۰۔۸۱ وسندہ قوی)

۴: امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اللہ کی قسم اگر تم قرآن کی تلاوت کرو، پھر اس پر (کامل) ایمان لاؤ تو دنیا میں تمہارا غم زیادہ ہو جائے، شدید خوف میں مبتلا ہو جاؤ اور کثرت سے روتے رہو۔ (کتاب الزھد، زوائد عبداللہ بن احمد: ۱۴۵۶، وسندہ حسن)

۵: امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ایمان (کامل) ہے جو غیب (تنہائی) میں اللہ سے ڈرے، جسے اللہ پسند کرتا ہے، اسے پسند کرے اور جسے اللہ ناپسند کرتا ہے اسے ناپسند کرے۔ پھر حسن رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ﴾ اسی طرح اللہ سے اس کے صرف وہی بندے ڈرتے ہیں جو علماء (علم والے) ہیں۔ [فاطر: ۲۸] (کتاب الزہد، زوائد عبداللہ: ۱۵۴۷، وسندہ حسن)

آخر میں ایک نوجوان صحابی کا واقعہ پیشِ خدمت ہے، جن کی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ انھوں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! مجھے اللہ سے (مغفرت کی) امید ہے اور اپنے گناہوں کا ڈر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مقام پر جس انسان کے دل میں یہ دو چیزیں جمع ہو جائیں تو وہ جس کی امید رکھتا ہے اللہ اسے دے دیتا ہے اور جس سے خوف رکھتا ہے اللہ اسے اس سے بچالیتا ہے۔ (سنن ترمذی: ۹۸۳ وقال: ''ھذا حدیث حسن غریب...'' وسندہ حسن)

اے اللہ! ہمیں خوف و امید والا سچا ایمان عطا فرما اور اس میں مسلسل اضافہ فرما۔ ہماری دنیا بہتر کر دے اور ہمیں قبر، حشر اور جہنم کے عذاب سے بچا۔ آمین (۱۴/ جنوری ۲۰۱۱ء)

❁❁❁